121759-ڈسكاؤنٹ كارڈ كا حكم

سوال

يہاں كويت ميں يونيورسٹى كے طلبہ كے ليے خصوصى طور پر ريستوران، كلاتھ شاپ، اور كتاب گھر وغيرہ كے ڈسكاؤنٹ كارڈ تقسيم كيے جاتے ہيں، ان ميں 5 فيصد سے لے كر 25 فيصد تک ڈسكاؤنٹ ہوتا ہے، ليكن يہ كارڈ 5 دينار كے عوض خريدے جاتے ہيں پھر مذكورہ مقدار تک ڈسكاؤنٹ ملتا ہے، كچھ لوگ يہ كہتے ہيں كہ ڈسكاؤنٹ كارڈ كى قيمت كمپنى كى تشہيرى مہم كے اخراجات كے طور پر ہيں، تو كيا اس ڈسكاؤنٹ كارڈ كو خريدنا اور اسے استعمال كرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

تشہيرى، اور ماركيٹنگ كمپنيوں كى جانب سے، يا سفر و سياحت كى خدمات پيش كرنے والى كمپنيوں كى جانب سے، يا كچھ شاپنگ مالز كى طرف سے جارى كيے جانے والے ڈسكاؤنٹ كارڈ جن كے حاملين كو خريدارى يا سروسز كے استعمال پر مخصوص مقدار ميں ان كمپنيوں اور شاپنگ مالز كى جانب سے رعايت دى جاتى ہے، ان كارڈز كى دو قسميں ہيں :

پہلى قسم : سالانہ فيس كى بنياد پر ملنے والے ڈسكاؤنٹ كارڈ۔

دوسرى قسم : فرى ڈسكاؤنٹ كارڈ، يہ خريدار كو مزيد خريدارى كى ترغيب دلانے كے ليے ہوتا ہے، بسا اوقات يہ كارڈ ايسے شخص كو ديا جاتا ہے جو مخصوص رقم سے زيادہ خريدارى كرتا ہے۔

پہلى قسم كے كارڈ جنہيں فيس ادا كر كے حاصل كيا جائے تو وہ حرام ہيں؛ كيونكہ ان ميں متعدد شريعت مخالف امور پائے جاتے ہيں، ان ميں سے چند درج ذيل ہيں :

1-جہالت اور دھوكا؛ كيونكہ يہ كارڈ خريدنے والا كارڈ كى مخصوص رقم تو ادا كرتا ہے، كہ اسے رعايت ملے گى، ليكن اسے اس رعايت كى حقيقت اور مقدار كا علم نہيں ہوتا، كيونكہ ممكن ہے كہ وہ كارڈ استعمال ہى نہ كرے، يا ممكن ہے كہ وہ كارڈ تو استعمال كرے ليكن رعايت ادا شدہ قيمت سے كم يا زيادہ حاصل كرے، حالانكہ حديث شريف ميں ہے كہ : (رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم نے جہالت والى بيع سے منع فرمايا ہے) مسلم : (1513)

2-اس معاملے ميں غير يقينى صورت حال ہے كہ يا تو نقصان ہو گا، يا فائدہ ہو گا، چنانچہ كارڈ حاصل كرنے والا شخص قيمت ادا كر كے اپنے آپ كو خطرے ميں ڈالتا ہے كہ اگر اسے ادا شدہ قيمت سے زيادہ رعايت حاصل ہو جائے تو فائدے ميں رہے گا، يا پھر حاصل ہونے والى رعايت ادا شدہ قيمت سے كم ہو گى تو اسے نقصان ہو گا، بعينہ يہى كيفيت جوا بازى كى ہے جو كہ شريعت ميں حرام ہے، فرمانِ بارى تعالى ہے :
{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}.
ترجمہ: اے ايمان والو! يقيناً شراب، جوا، تھان، اور پانسے شيطانى عمل سے تعلق ركھنے والى پليد چيزيں ہيں، ان سے بچو تاكہ تم فلاح پا جاؤ۔ [المائدة : 90]

3-ان كارڈوں ميں لوگوں كو دھوكا دہى اور دوسروں كا مال ہڑپ كرنا شامل ہے؛ كيونكہ ان ميں سے اكثر ڈسكاؤنٹ آفرين حقيقى نہيں بلكہ صرف لفظوں كا ہير پھير ہوتى ہيں۔

كيونكہ اس قسم كے ڈسكاؤنٹ كارڈ پيش كرنے والے لوگ عام طور پر پہلے قيمت بڑھا ديتے ہيں اور پھر حاملين كارڈ كو يہ باور كراتے ہيں كہ ان كے ليے خصوصى پيكج پيش كيا جا رہا ہے، حالانكہ يہ ڈسكاؤنٹ اسى قيمت ميں سے ہوتا ہے جو انہوں نے اضافہ كى ہوتى ہے۔

4-اس طرح کے ڈسکاؤنٹ کارڈ عام طور پر لڑائی جھگڑے کا باعث بنتے ہیں؛ کیونکہ کارڈ جاری کرنے والی اتھارٹی کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ متعلقہ افراد کو متفقہ ڈسکاؤنٹ دینے پر مجبور کریں، جس کی بنا پر لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔

اور جو اشیا باہمی لڑائے جھگڑے اور تنازع کا باعث ہوں تو اس سے روکنا واجب ہے، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

{إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ}

ترجمہ: یقیناً شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب نوشی اور جوا بازی سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم ان چیزوں سے رکنے والے ہو؟ [المائدۃ: 91]

5-اس قسم کی ڈسکاؤنٹ آفروں میں ایسے تاجر حضرات کو نقصان ہوتا ہے جو اس اسکیم میں شرکت نہیں کرتے۔

"مذکورہ کارڈ کو استعمال کرنا دکانداروں کے درمیان لڑائی جھگڑے کا باعث بنتا ہے جو دکاندار اس اسکیم میں شامل ہوتے ہیں ان کا نہ شامل ہونے والے دکانداروں سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اسکیم میں شامل دکانداروں کا مال ختم ہو جاتا ہے جبکہ دیگر کا مال پڑا رہ جاتا ہے۔"

فتاوی دائمی فتوی کمیٹی: (14/10)

6-ڈسکاؤنٹ کارڈ لینے والے کی طرف سے جو رقم ادا کی جاتی ہے اس کا کوئی حقیقی معاوضہ یا بدلہ نہیں ملتا، چنانچہ اگر کوئی شخص اسی دکاندار سے بغیر کارڈ کے رعایت مانگے تو اسے بھی وہی رعایت یا اس کے قریب قریب رعایت مل جاتی ہے، اس طرح کارڈ لے کر رعایت حاصل کرنے والے شخص کو اس کی ادا کی ہوئی کارڈ کی قیمت کا کوئی حقیقی معاوضہ یا بدلہ نہیں ملتا، یعنی یہ لوگوں کا مال باطل طریقے سے ہڑپ کرنے کے زمرے میں آتا ہے اور یہ قرآن کریم کی واضح نص کی رو سے حرام ہے، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ}

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے مال کو آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ۔ [النساء: 29]

رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فقہ کونسل کے اٹھارویں اجلاس میں مذکورہ ڈسکاؤنٹ کارڈز کے استعمال کی حرمت کا اعلامیہ بایں الفاظ جاری کیا جا چکا ہے کہ: "اس موضوع سے متعلق پیش کیے گئے تحقیقی مقالات اور تفصیلی بحث کے بعد یہ قرار پایا کہ: مذکورہ ڈسکاؤنٹ کارڈ سالانہ فیس یا یک مشت ادائیگی کے عوض جاری کرنا یا انہیں خریدنا؛ ناجائز ہیں، اس لیے کہ اس میں جہالت ہے؛ کیونکہ ڈسکاؤنٹ کارڈ کا خریدار رقم کی ادائیگی تو کرتا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ اسے اس کے عوض کیا ملے گا، یعنی خریدار کی طرف سے ادائیگی یقینی ہے لیکن فائدہ اور عوض غیر یقینی ہے۔"

اسی طرح دائمی فتوی کمیٹی کی جانب سے اس قسم کے ڈسکاؤنٹ کارڈ استعمال کرنے کی حرمت کا فتوی جاری ہو چکا ہے، ایسے ہی انفرادی طور پر شیخ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ نے بھی ان کی حرمت کا فتوی دیا ہے۔

دیکھیں: "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (14/6)، "فتاوی ابن باز" (19/58)

البتہ فری ڈسکاؤنٹ کارڈ جو کہ خریداروں کو بغیر کسی عوض کے تقسیم کیے جاتے ہیں تو انہیں استعمال کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ مفت میں ڈسکاؤنٹ کارڈ کی فراہمی اسے عقد تبرع میں تبدیل کر دیتی ہے، اور عقد تبرع میں جہالت اور غرر معاف ہوتے ہیں۔

جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر مفت ڈسکاؤنٹ کارڈ کو استعمال نہ کیا جائے تو صارف کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہے۔

یہی بات اسلامی فقہ کونسل کے اعلامیہ میں ہے کہ :

"اگر یہ ڈسکاؤنٹ کارڈ کسی عوض کے بغیر مفت میں مہیا کیے جاتے ہیں تو پھر انہیں جاری کرنا اور انہیں استعمال کرنے کے لیے وصول کرنا دونوں ہی شرعی طور پر جائز ہیں؛ کیونکہ یہ تحفہ دینے یا تبرع کا وعدہ ہے ۔"

مزید تفصیلات جاننے کے لیے آپ : الشیخ بکر ابو زید رحمہ اللہ کی کتاب : "بطاقة التخفيض حقيقتها التجارية وأحكامها الشرعية"

اور اسی طرح ڈاکٹر خالد مصلح کی کتاب :

"الحوافز التجارية التسويقية وأحكامها في الفقه الإسلامي" کا مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم